بُرے خیالات

کا سدِباب کیسے کریں؟

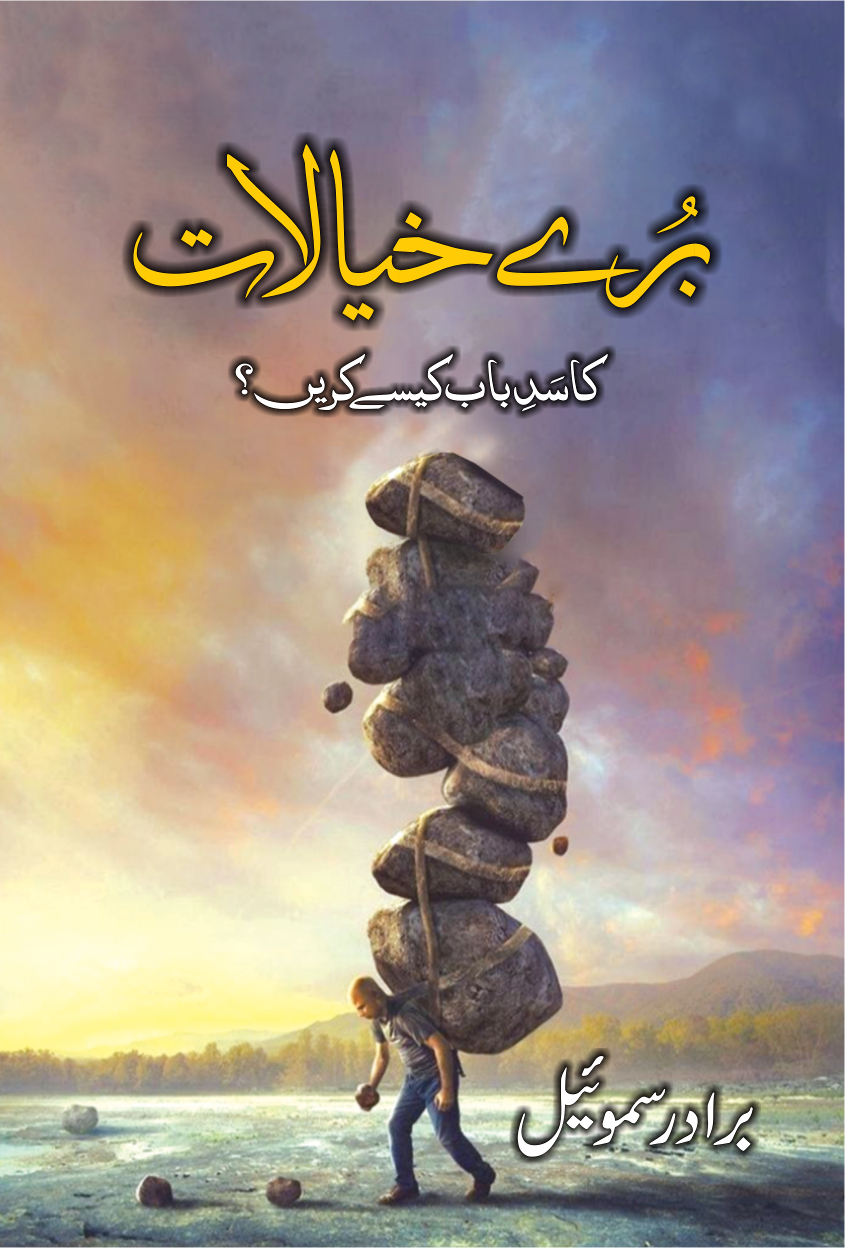

برادر سموئیل

بُرے خیالات

کا سدِباب کیسے کریں؟

برادر سموئیل

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مزید معلومات کے لئے

EveryHome

57-H, P.E.C.H.S, Block-6, 75100-Karachi.
1761-D, Block-J, Nishat Colony, Lahore Cantt.
☎ 021-34380601,042-37138056, 0345-2013580
everyhomepk@gmail.com, **UAN:** 0304-1110720

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	خیالات کی شکل میں بیج	4
۲	خُدا ہماری سوچ سے واقف ہے	9
۳	اپنے خیالات کی جانچ پڑتال کریں	12
۴	اپنی سوچ کو نیا بنائیں	18
۵	سوچ کی طاقت کو جانیں	22
۶	آپ کی سوچ بڑی اہمیت رکھتی ہے	25

پہلا باب

خیالات کی شکل میں بیج

میرے محبوب منجی کے گہرے زخموں سے بہنے والے پاک خون کی دھار نے میری برہنگی کو اپنی پاکیزگی سے ڈھانپ لیا ہے۔ اُس کے خون نے مجھے اُس گرم کمبل کی طرح ڈھانک لیا ہے جسے میں سرد راتوں میں اوڑھ کر سوتا ہوں۔ میں نے اپنے ماضی کو اس کی محبت اور شفقت کی چھاؤں میں پھلتے پھولتے ہوئے دیکھا ہے اور اس نظارے کو دیکھ کر میرے دل کے سارے وسوسے اور خدشات دور ہو گئے ہیں۔ جب مجھے گلے لگانے والا کوئی نہ تھا تو اُس نے اپنی بانہیں میرے گرد حائل کر دیں، مجھے سنبھالا اور بکھرنے سے بچایا۔ وہ ہمیشہ میری بھلائی چاہتا ہے اور میرے لئے بڑے بڑے کام کرتا ہے۔

شیطان خیالات کی شکل میں بیج ہماری زندگی کے اندر بوتا ہے۔ جو ہمارے ذہن کے اندر گھس جاتے ہیں اور ہماری طرف سے نہیں ہوتے۔ اگر منفی سوچ آپ کے ذہن میں آوارہ گھومنا شروع کر دے تو وہ آپ کے ماضی

کے کسی تلخ تجربے یا واقعے کے ساتھ چمٹ جائے گی اور اس میں سے اپنی خوراک لینا شروع کر دے گی۔ اگر کسی جنگل میں گزرتے ہوئے کوئی جونک آپ کو چمٹ جائے تو وہ آپ کے جسم کو چوسنا اور آپ کا خون پینا شروع کر دے گی۔ جونک جو کہ آپ کے جسم کا حصہ نہیں لیکن جلد ہی آپ کے جسم کا حصہ بن جاتی ہے اور آپ کو کمزور کر دیتی ہے۔

میرے ایک قریبی ساتھی اور دوست جو کہ خُدا کے خادم بھی ہیں، خدمت میں آنے سے پہلے کلرک تھے وہ ہر اُس چیز کا تجربہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جیسے کہ آنکھوں کی خواہش، جسم کی خواہش اور غیر اخلاقی باتوں کی خواہش۔ یہ تمام خواہشیں نہ صرف اُنہیں مشکوک بنا رہی ہیں بلکہ اُن کے تشخص کو بھی بُری طرح متاثر کر رہی ہیں لیکن وہ ہیں کہ ماننے کو تیار نہیں کیونکہ وہ اپنے علم اور صلاحیت پر فخر کرتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ماضی کے تجربات، خدشات اور خواہشات دوبارہ سے ذہن کو کنٹرول کرنا شروع کر دیتے ہیں اور انسان اپنی سوچ کو چھپانے کے لئے ادھر اُدھر کی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بُرے خیالات نہ صرف آپ کی ترقی کو روکتے ہیں بلکہ آپ کی اخلاقی ساکھ کو برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔ یہ خیالات بھی گناہ کی طرح خطرناک

ہوتے ہیں اور آئندہ کی دلکشیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔اسی لئے خُداوند یسوع نے ہمیں بُری خواہش کے بارے میں اچھی خاصی تعلیم دی ہے۔وہ جانتا تھا کہ اگر بُرے خیال کو کافی دیر تک ذہن میں رکھ کر اس کی پرورش کی جائے تو پھر وہ جلد عملی جامہ پہن لے گی۔

''تم سن چکے ہو کہ زنا نہ کرنا۔لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے''(متی ۵:۲۷۔۲۸)۔

ہر بُری سوچ کو فوراً جھٹک دیں۔''ریموٹ کنٹرول کا بٹن'' دبا دیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو اندر ہی اندر برباد کر دے پھر آپ کے پاس آنسو بہانے اور پچھتانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ایسے خیالات کی پرورش، ذہن کی خلوت اور پوشیدگی میں پائی جانے والی آزمائشوں پر ہوتی ہے۔

کون جانتا ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں؟ آپ لوگوں کو دیکھ کر مسکرائیں اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ آپ کے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔

جب بھی لوگ مجھے بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے ذہن کی جنگ جیت لی ہے تو میں ان کی باتیں سُن کر مُسکراتا ہوں۔ میں نے اکثر عبادات میں لوگوں سے پوچھا ہے کہ ''اگر آپ کے ذہن میں چلنے والی سب باتیں کسی بڑی ٹی وی اسکرین پر آپ کے سب دوستوں اور عزیز و اقارب کو دکھائی جائیں؟ یا پھر اگلے اتوار پورا ہفتہ آپ کی سوچوں کو ریکارڈ کر کے چرچ کے ساؤنڈ سسٹم پر بلند آواز میں چلایا جائے؟'' تو وہ سب اپنے ہاتھ نیچے کر لیتے ہیں۔ ہمارا ذہن میدانِ جنگ ہے جہاں پوشیدگی کے عالم میں آلودگی، بُری خواہشیں، احساسِ کمتری اور نا جانے کیا کچھ آپس میں دست و گریباں رہتا ہے۔

جب ہم اپنے گھروں کی صفائی کرتے ہیں تو اس عمل کے دوران ہم سب سے پہلے اُن چیزوں کو نکالتے ہیں جو عام لوگوں کی نظروں کے سامنے آتی ہیں نہ کہ ان چیزوں کو جو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہیں۔ یہ تو کوئی بڑا ہی عجیب قسم کا صفائی پسند بندہ ہوگا جو اپنے گھر کے تہہ خانے کی سیڑھیوں یا سٹور کو پہلے صاف کرے اور بعد میں اپنی بیٹھک کے کمرے کی صفائی کرے کیونکہ ہم

دوسروں کے دیکھنے کی چیزوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ ہمیں اپنے ذہن اور دل کو پاک صاف رکھنا چاہیے جس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں لیکن میں ان میں سے چند ایک کا آگے کا ذکر کروں گا۔

دوسرا باب

خُدا ہماری سوچ سے واقف ہے

خُدا جو نہ صرف ہماری سوچ سے واقف ہے بلکہ ''وہ ہمارے خیالوں کو دور ہی سے سمجھ لیتا ہے'' (زبور ۱۳۹: ۲)۔ اگر ہم اس کی حضوری کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم اُس سے جھوٹ نہیں بول سکتے کیونکہ وہ ہمیں اندر باہر سے جانتا ہے۔ جس کا اقرار ہمیں پوری ایمانداری کے ساتھ اس کے حضور یہ کرنا چاہئے۔

پیارے خُدا میرے سامنے فحش فلمیں دیکھنے، بدفعلی کرنے، نشہ کرنے، دوسروں کو ورغلانے اور سچائی کی راہ سے بھٹکانے جیسی بے شمار آزمائشیں ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں تجھ سے چھپ نہیں سکتا۔ میں تیرے سامنے بے پردہ ہوں۔ میرے سب خیال تیرے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہیں۔ میرے ذہن کو رُوح القدس کی قُدرت سے کلام کے مکاشفوں سے بھر دے۔ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو مجھ سے پیار کرتا ہے حالانکہ تو میری حالت سے خوب واقف ہے۔ میں نے بہت بُرے کام اور نالائق حرکتیں کی ہیں مجھے معاف کر دے اور

ریا کاری سے بچا۔ تیری رحمت وشفقت کا سایہ مجھ پر ہو اور میں تیرے عرفان میں ترقی کروں۔

اس قسم کی دعا اور اقرار سے خُدا کے ساتھ آپ کا تعلق مزید گہرا ہو جاتا ہے اور آپ شکرگزاری کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ کیونکہ آپ نے فضل سے نجات پائی ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ خُدا آپ سے محبت رکھتا ہے اور آپ کے اس گھر میں آپ کے ساتھ قیام کرتا ہے جس کی آپ نے اچھی طرح صفائی نہیں کی۔ وہ آپ کے کاموں سے نفرت کرتا ہے، آپ کی سوچوں سے اُسے گھن آتی ہے لیکن پھر بھی وہ آپ سے پیار کرتا ہے۔

''اُس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں۔ پس جب ہمارا ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر گیا یعنی خُدا کا بیٹا یسوع تو آؤ ہم اپنے اقرار پر قائم رہیں۔ کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا مددگار نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا''

(عبرانیوں ۴: ۱۳۔ ۱۵)

عبرانیوں کا مُصنف ہمارے بڑے سردار کاہن یعنی یسوع مسیح کا ذکر کرتا ہے۔ جو ہمیں مکمل طور پر پاک اور صاف کرتا ہے کیونکہ کوئی دوسرا شخص ہماری حالت سے بخوبی واقف نہیں۔ اس کے بعد مصنف بتاتا ہے کہ خُدا خوب جانتا ہے کہ ہم کس حالت سے گزر رہے ہیں کیونکہ اس کا بیٹا یسوع مسیح بھی سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تھا۔ اسی لئے تو یرمیاہ نے بھی کہا تھا کہ اس کی شفقت ''ہر صبح تازہ'' ہے (دیکھیں نوحہ ۳:۲۲۔۲۳)

تیسرا باب

اپنے خیالات کی جانچ پڑتال کریں

ہمیں مسلسل اپنے خیالات کی پڑتال کرتے رہنا چاہئے کیونکہ جو کچھ ہم سوچتے ہیں وہی کچھ بن جاتے ہیں۔ ہمیں نہ صرف بُری خواہشوں کی صفائی کرنی چاہئے بلکہ عزتِ نفس، تکبر، سرکشی، پوشیدہ گُناہ اور حسد جیسی چیزوں کا بھی قلع قمع کرتے رہنا چاہئے۔ ذہن انسانی رُوح کا ’’بطن‘‘ ہے۔ یہیں سے خواہشات کا بیج پیدا ہوتا، بڑھتا اور تناور درخت بنتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ برائی آپ کی زندگی میں جڑ پکڑنے نہ پائے تو پھر ضروری ہے کہ آپ برائی کے بیج کو اپنے ذہن سے اکھاڑ پھینکیں۔

اگر آپ ذہنی تناؤ سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کیوں ایسے بیمار کر دینے والے خیالوں پر سوچتے رہتے ہیں جو بالآخر آپ کو جذباتی محرومی کا شکار بنا

دیتے ہیں؟ اپنے ذہن کی جنگ کو جیتنے کے لئے آپ کو کسی مشہور و معروف خادم کے ہاتھ اپنے سر پر رکھوانے کی کوئی ضرورت نہیں! سچائی یہ ہے کہ عوامی اجتماعات میں ظہور پذیر ہونے والے ایسے معجزات میں ذہنی تناؤ پیدا کرنے کی چیزوں سے شاذ و نادر ہی رہائی ملتی ہے۔ آپ کو اس بات کی باطنی تربیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ از خود بُرے خیالات کا مقابلہ کر کے ان سے پیچھا چھڑا سکیں تاکہ وہ آپ کے اعمال میں ظاہر نہ ہونے پائیں۔

اپنی زندگی میں ناکام ہونے والے بیشتر لوگوں میں قابلیت کی کمی نہیں تھی۔ جن لوگوں کو میں جانتا ہوں ان میں سے بیشتر اپنی قابلیت کے میدان میں بھی کامیاب نہیں ہو پائے۔ کیوں؟ اسلئے کہ انہوں نے اپنی قابلیت کے ساتھ ساتھ برتری حاصل کرنے کی سوچ کو اپنانے اور پروان چڑھانے میں کہیں نہ کہیں کوتاہی کی۔ کچھ احساسِ کمتری کا شکار رہے، کچھ نے غلطی سے اپنے آپ کو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی قابل سمجھ لیا تھا اور ان کی اِسی شیخی نے ان کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایسے آثار دکھائی دیتے ہیں (یقیناً ہم سب کی زندگی میں ایسی باتیں ضرور موجود ہیں) تو پھر اپنے اندر اُگنے والے اُن سارے بیجوں کو اکھاڑ پھینکیں جو آپ کو آگے بڑھنے اور درست سمت

اختیار کرنے میں ناکام بنا رہے ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ جن چیزوں کو آپ خوراک نہیں دیتے وہ ضرور ہی مرجاتی ہیں۔

''اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں'' (۲۔کرنتھیوں ۱۰: ۴۔۵)۔

رُوح القدس مسلسل ہمارے ذہن کی تعمیرِنو کرتا رہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہمارے ذہن میں ہمیشہ ایک نئی سوچ ابھرتی رہے جو ہمیں ماضی کی حدود سے باہر رکھے۔ وہ ہمارے اندر ایک شاندار مقصد کی اُمید پیدا کرتا ہے۔ کلامِ مُقدس ہمارے سامنے اس بات کا چیلنج رکھتا ہے کہ ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ اس نے اگرچہ خُدا کی صورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔۔۔'' (فلپیوں ۲: ۵۔۷)۔

سادہ لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ مسیح ایک متوازن ذہنیت رکھتے تھے۔ وہ کبھی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوئے اور نہ ہی اُنہوں نے خُدا کے برابر ہونے کے حق پر ''قبضہ کرنے کی کوشش کی''۔ مسیح خُداوند کے نزدیک خُدا کے برابر ہونا ایک حقیقت تھی اور حقیقت ہے۔ یہ بات میرے اور آپ کے لئے شاید کچھ مبالغہ ہو لیکن سچ یہی ہے کہ وہ اپنی سرفرازی پر مطمئن تھے اُنہیں اِس بات کی ضرورت نہیں تھی کہ کوئی آکر اُنہیں بتائے کہ ''وہ کون ہے''۔ وہ پہلے ہی سے اپنی حیثیت کو جانتے تھے۔

مسیح کی معجزانہ قدرت کا راز یہی تھا کہ وہ ان بیشتر لوگوں کی نسبت جو اپنی باطنی قدر و قیمت سے واقف ہونے پر متکبر ہو جاتے ہیں، لیکن وہ خاکسار اور عاجز بنا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے تو بھی اُس نے ''اپنے آپ کو خالی کر دیا'' (فلپیوں ۲:۷)۔ جب آپ خود اپنی شناخت کے بارے میں متوازن اور صحت مند خیالات رکھتے ہیں تو پھر آپ دوسرے لوگوں کو متاثر کرنے کی ضرورت سے بالاتر ہو جاتے ہیں یعنی کہ ان کی تعریف و تحسین کے محتاج نہیں رہتے۔

ہم میں سے زیادہ تر لوگ رُوحانی طور پر مردہ، جذباتی طور پر شکستہ اور جسمانی طور پر بیمار اور مالی طور پر نقصان اُٹھانے کے بعد خداوند کے پاس آتے

ہیں۔ جب مسیح نے آپ کو نجات دی تھی تو اس نے آپ کی مردہ حالت کو بیدار کر کے آپ سے ایک نئے بدن کا وعدہ کیا یہ کام اس نے آپ کی سوچ کو تبدیل کرنے سے شروع کیا کہ آپ کی سوچ دوسروں کے بارے میں اور خُدا کے بارے میں مثبت ہو۔ خُدا نے کبھی بھی ہمارے ذہن کو بدلنے میں کیل، ہتھوڑے، آریاں، اینٹیں اور بلاک استعمال نہیں کیئے۔

جب ہم بیرونی طور پر عمدہ لباس زیبِ تن کر کے اور خوشبو لگا کر گھومتے ہیں تو لوگوں کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ہمارے اندر کیا چل رہا ہے کیونکہ اسی دوران خُدا ہمارے باطن میں کام کر کے ہمیں مزید نکھار رہا ہوتا ہے اور وہ ہماری پرانی انسانیت کو ایک ماہر کاریگر کی طرح سنوار دیتا ہے اور ہم ناکارہ برتن سے مالک کے استعمال کے لائق برتن بن جاتے ہیں۔

"کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا" (افسیوں ۲:۱۰)۔

یہ صرف ہم ہی جانتے ہیں کہ ہماری مسکراہٹ اور خوشی سے لبریز سلام و دُعا کے پیچھے مرمت کاری اور استر کاری کا کام کیسا تیز چل رہا ہے۔ خُدا مسلسل ہمارے اندر سے اُن تمام منفی اور مہلک خیالوں کو کھرچ کھرچ کر نکال دیتا ہے جو ہمیں اپنی بلاہٹ اور خدمت میں بڑھنے سے روک لیتی ہیں۔ جب ہم مختلف لوگوں سے ملتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی مشکل کا شکار ہے۔ کیا کبھی آپ کی کسی ایسے شخص سے ملاقات ہوئی ہے جس کے پاس دنیا کی ہر نعمت ہو اور اُسے بالکل کوئی پریشانی لاحق نا ہو؟ جب آپ اس شخص کے قریب جائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اس کی زندگی کیسی بے ترتیب اور بکھری ہوئی ہے۔

ہم تباہ حال عمارت کی طرح اس کے پاس آئے تھے جسے ابلیس نے اپنا اڈہ بنا رکھا تھا لیکن خداوند نے سب در و دیوار کی از سر نو تعمیر کر کے اسی بوسیدہ عمارت کو ایسا شاندار بنا دیا ہے کہ ابلیس اب اس میں دوبارہ کبھی ٹھہر نہیں سکتا۔ اب یہ عمارت رُوح القدس کا مقدس بن چکی ہے لیکن یہ کام خداوند نے اپنے کلام کے ہتھوڑے کی مدد سے انجام دیا ہے۔ خُدا ہماری سوچوں کو تبدیل کر کے ہمیں تبدیل کر دیتا ہے۔

چوتھا باب

اپنی سوچ کو نیا بنائیں

ہمیں ہر روز خُدا کی حضوری میں اپنی سوچ کو کلام کے مطابق نیا بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اُس کا کلام اُس ڈوبتے ہوئے آدمی کے لئے زندگی بچانے کی رسی بن جاتا ہے جو اپنی ہی سوچوں کے گرداب میں غوطے کھاتا اور ڈوبتا جاتا ہے۔ پطرس کو یسوع کی باتوں سے ایسی محبت تھی کہ جب اس نے دیکھا کہ دوسرے لوگ یسوع کو چھوڑ کر جا رہے ہیں تو اس نے کہا تھا۔

''اے خداوند! ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں'' (یوحنا ٦:٦٨)

پطرس خُدا کے کلام کو سننے کی ضرورت سے بخوبی واقف تھا۔ پطرس سے کئی سو سال پہلے ایوب نے کہا تھا کہ میں نے خُدا کے کلام کو اپنی ضروری خوراک سے بھی زیادہ ذخیرہ کیا ہے (ایوب ٢٣:١٢)۔ اگر آپ مجھ سے

پوچھتے ہیں تو خُداوند میرا مشیر ہے۔ میں اپنی زندگی کے گہرے اور تاریک ترین معاملات میں بھی اُس سے مشورت کرتا ہوں اور وہ میرے خوف اور خطرات میں مجھے تسلی دیتا ہے۔ اگر وہ خاموش ہو جائے اور ہماری رہنمائی کرنا چھوڑ دے تو ہم اپنی منزل تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

یہ اس کا شیریں کلام ہی ہے جو ہماری تلخ یادوں کا اثر زائل کر کے ہمیں آرام سکون اور اطمینان دیتا ہے۔

''خداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں۔ کیونکہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے اور اس کی شادابی اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش

ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اس کام میں جس کے لئے میں نے
اُسے بھیجا مؤثر ہوگا۔ کیونکہ تم خوشی سے نکلو گے اور سلامتی کے
ساتھ روانہ کئے جاؤ گے۔ پہاڑ اور ٹیلے تمہارے سامنے نغمہ
پرداز ہوں گے اور میدان کے سب درخت تال دیں گے۔
کانٹوں کی جگہ صنوبر نکلے گا اور جھاڑی کے بدلے آس کا درخت
ہوگا اور یہ خداوند کے لئے نام اور ابدی نشان ہوگا جو کبھی منقطع نہ
ہوگا'' (یسعیاہ ۵۵:۸۔ ۱۳)

خُدا فرماتا ہے کہ ''میں اپنے کام کو کبھی ادھورا نہیں چھوڑوں گا اور نہ کبھی تجھ سے منہ موڑونگا۔ میں تب تک تمہاری اصلاح کرتا رہوں گا جب تک تمہاری سوچیں میرے معیار کے مطابق متوازن نہ ہوجائیں''۔

بے وفائی اور گمراہی کی اس دنیا میں یہ بات بڑی تسلی کا باعث ہوگی کہ خُدا کبھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑتا۔ وہ بڑے تحمل اور پیار کے ساتھ ہماری برداشت کرتا ہے اور ہماری زندگی میں اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جانے کو تیار رہتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم خُدا کی لازوال محبت اور شفقت کے لئے دن رات اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔

خُدا کا کلام ''منادی کی بیوقوفی'' کے وسیلہ سے ہمارے آلودہ اور ناپاک ذہنوں کو پاک وصاف کرتا اور ہمیں اپنی سوچ کے مطابق ڈھالتا جاتا ہے۔ ہمیں ہر قیمت پر منادی کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہیئے، کیوں؟ ''پس ایمان (سوچ کی تبدیلی) سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے''۔ دنیا کے علماء اس بات کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں کہ کس طرح خُدا کا کلام زمانے کے ٹھکرائے اور بدکار لوگوں کو تبدیل کر کے انہیں معاشرے کے بہترین افراد بنا دیتا ہے۔ جسے لوگ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔(۱۔کرنتھیوں ۱:۲۱، رومیوں ۱۰:۱۷)

خُدا کی رہائی کے عمل میں زیادہ تر لوگ اپنی نجی زندگی اور شہرت کو بچانے کے لئے حفاظت کی ایک دیوار اپنے گرد کھڑی کر لیتے ہیں جبکہ

''وہ اپنا کلام نازل فرما کر ان کو شفا دیتا ہے اور ان کو ان کی ہلاکت سے رہائی بخشتا ہے۔ کاش کہ لوگ خداوند کی شفقت کی خاطر اور بنی آدم کے لئے اس کے عجائب کی خاطر اس کی ستائش کرتے!'' (زبور ۱۰۷:۲۰۔۲۱)۔

پانچواں باب

سوچ کی طاقت کو جانیں

سوچ اور عمل کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ہم ایماندار ہوتے ہوئے بھی سوچتے کچھ اور ہیں اور بولتے کچھ اور ہیں۔جس کے نتیجے میں ہمیں کوئی برکت نہیں ملتی۔

کلامِ مُقدس ہمیں بتاتا ہے کہ ''راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے'' (رومیوں ۱۰:۱۰) ایمان لانے اور اقرار کرنے کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔آپ کی سوچ آپ کے اقرار کے عین مطابق ہونی چاہیئے اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ اپنی ذات میں بٹے ہوئے ہیں! یہاں تک کہ خُدا بھی اپنی سوچ کے مطابق کام کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ لوگ اُس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں، کچھ لوگ تو خُدا پر ایمان بھی نہیں رکھتے۔اس لئے وہ ان کی سوچ کے مطابق کام نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی سوچ کے مطابق کام کرتا ہے! اسلئے دوسرے لوگوں کی سوچ کو

بدلنے کی کوشش مت کریں بلکہ اپنی سوچ کو تبدیل کریں۔ جب آپ کی سوچ مثبت ہو جائے گی تو آپ کے اعمال بھی درست ہو جائیں گے۔

''اے خداوند! تیری صنعتیں کیسی بڑی ہیں! تیرے خیال بہت عمیق ہیں''(زبور ۹۲:۵)۔

جی ہاں خُدا اپنی سوچ کے مطابق کام کرتا ہے اور آپ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اچھے یا بُرے نتیجے کا انحصار آپ کی سوچ پر ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی بری سوچ ہے تو آپ کسی بُرے عمل میں پڑ جائیں گے۔

آپ کو چاہئے کہ ایمان کی رو سے نئی سوچوں کو اپنے ذہن میں جگہ دیں کیونکہ آپ کی زندگی کی سمت کا تعین آپ کی سوچ سے ہوتا ہے۔ ہماری بہت سی کمزوریاں جیسے کہ ٹال مٹول کرنا، ناکامی کے خوف سے بچنے کی کوشش کرنا، کاہلی کا مظاہرہ کرنا وغیرہ۔ ہمارے اندر احساسِ کمتری، منفی سوچ کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ خُدا کا کلام فرماتا ہے''اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو۔۔۔کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی''(متی ۱۷:۲۱)۔

خُدا چیزوں کو اپنے کلام سے پیدا کرتا ہے اور اس کا کلام اس کی سوچ ہے۔ ''کیونکہ جودل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے'' (متی ۱۲: ۳۴)

اس لئے ہم اپنے منہ کی باتوں کی نہیں بلکہ اپنے دل کے ارادوں اور ذہن کی سوچ کی اصلاح کرتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کے پاس برکت تو ہوتی ہے لیکن وہ اس سے لطف اندوز نہیں ہو پاتے کیونکہ وہ باقی ساری دنیا تو فتح کر لیتے ہیں لیکن اپنے اندر موجود دشمن سے ہار جاتے ہیں۔ جیسی سوچ ہوگی ویسا رویہ ہوگا، جیسا رویہ ہوگا ویسا عمل ہوگا۔

''رب الافواج قسم کھا کر فرماتا ہے کہ یقیناً جیسا میں نے چاہا ویسا ہی ہو جائے گا اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ویسا ہی وقوع میں آئے گا'' (یسعیاہ ۱۴: ۲۴)۔

چھٹا باب

آپ کی سوچ بڑی اہمیت رکھتی ہے

جب داؤد بادشاہ کے حکم پر ضیبا لو دبار سے یونتن کے لنگڑے بیٹے مفیبوست کے ہمراہ داؤد کے محل میں واپس آیا تو مفیبوست فرش پر گرے بغیر دسترخوان پر بیٹھ نہ سکتا تھا۔ اُسے اپنی حالت کے سبب سے بیٹھنے میں دشواری ہوتی تھی۔ اس کا مسئلہ صرف یہی نہیں تھا کہ اس کے پاؤں ٹیڑھے تھے۔ وہ دونوں پیروں سے لنگڑا تھا بلکہ اس کی سوچ بھی اُس کے پیروں کی طرح لنگڑی تھی۔ جب اُسے اس کی ایسی ناگفتہ بہ حالت میں بادشاہ کے دربار میں پیش کیا گیا تو اُس کی سوچ کا اندازہ کیجئے کہ وہ اپنے آپ کو ''مرا ہوا کتا'' کہہ کر بلاتا ہے (۲۔سموئیل ۹:۸) وہ بادشاہ کا بیٹا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو مردہ کتا سمجھتا ہے۔

سوچ ہی سب کچھ ہے۔ مفیبوست نے اپنے آپ کو ایک مردہ کتا سمجھا اسی لئے وہ فرش پر گر گیا۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ خداوند آپ سے کلام کر رہا ہے کیونکہ آپ کافی عرصہ سے فرش پر مردہ حالت میں پڑے ہیں۔ اب آپ

کے اُٹھنے کا وقت ہے اور یہ سارا عمل آپ کی سوچ سے شروع ہونے والا ہے۔ کیا آپ کو خُدا نے ایسی کوئی برکت دے رکھی ہے جس کے کھو جانے کا آپ کو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے؟ کیا اس کے کھو جانے کا خوف اسلئے آپ کے اوپر سوار ہے کیونکہ آپ خود کو اس کے لائق نہیں سمجھتے ؟ میں جانتا ہوں کہ زمانے کا ٹھکرایا ہوا اور رد کیا ہوا شخص اگر ایک دم سے محل میں پہنچ جائے تو اُسے جھٹکا ضرور لگتا ہے۔آپ کو یوں ہی محسوس ہوگا کہ آپ کے ساتھ ایک کتے کی طرح برتاؤ کیا جا رہا ہے۔مفیبوست کی مصیبتیں اتنی زیادہ تھیں کہ اس نے اپنے آپ کو کتا بلکہ مرا ہوا کتا سمجھنا شروع کر دیا تھا۔

کیا آپ بھی حالات کی وجہ سے اپنے آپ کو مرا ہوا کُتا سمجھتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مالک کی طرف سے کھلے دل سے آپ کو دعوت ہے کہ آپ فرش پر سے اُٹھ جائیں اور مالک کی میز پر رکھی کرسی پر بیٹھ جائیں کیونکہ آپ کو اس لائق بنا دیا گیا ہے۔

کلام کا بیج بوئیں:

آپ کا اقرار اچھا ہے۔آپ نے حملہ کرنے والوں سے جنگ کی اور خوب دفاع کیا ہے آپ کی برکت میں بھی اضافہ ہو چکا ہے لیکن جب آپ خُدا

کوموقع دیتے ہیں کہ وہ آپ کے ذہن اور خیالات کو بدلے تو پھر آپ ایک اور سمت میں نکل جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہم بڑی بڑی جنگیں لڑلڑ کر کافی مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ہم نے مردانہ وار لڑتے ہوئے زندگی کے دُشمن کے دانت کھٹے کر دیئے۔ تاہم جب میدانِ جنگ میں شام پڑتی ہے اور لشکر اپنے خیموں میں لوٹ جاتا ہے اور ہم بھی اپنے ہتھیار اُتار دیتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کاش میں باطنی طور پر بھی اتنا دلیر ہوتا جتنا کہ بیرونی طور پر ہوں! مگر خُدا آپ کی زندگی میں کام کر رہا ہے اس کام کو محسوس کریں اور دیکھیں! اگر آپ اس تبدیلی کو اپنے ذہن کے اندر محسوس کر سکتے ہیں تو وہ تبدیلی یقیناً آپ کی زندگی سے نظر بھی آئے گی!

آپ کا ذہن خُدا کا کھیت ہے۔ آپ کی تمام تر مصیبتوں کے درمیان خُدا آپ کے ذہن کو خوابوں سے بھر دینا چاہتا ہے۔ جب دوسرے لوگ آپ کی زندگی کو بیابان بنا دینے پر تلے ہوں تو آپ اندر ہی اندر اپنے کھیت کو سیراب رکھیں کیونکہ خُدا اپنی قدرت کے وسیلہ سے آپ کو قائم و دائم اور سرسبز و شاداب رکھے گا۔ میں نے خُدا کی رفاقت میں رہنے، ذہن کو سیراب کرنے اور اپنے وقت سے لطف اندوز ہونے کا ہنر سیکھ لیا ہے۔ میں بھی آپ کی طرح اپنی

ذات میں مگن رہتا تھا مگر خود مختار نہیں تھا۔

اگر آپ اپنی سوچ میں موجودہ حالت سے پرے دیکھنے کی مہارت رکھتے ہیں تو آپ خواب دیکھ سکتے ہیں، منزل کا تعین کر سکتے ہیں اور دوسروں کو تحریک دے سکتے ہیں۔ بعض اوقات آپ کو اپنی اس قابلیت کو چھپانا پڑے گا ایک کسان کے کھیت میں بوئے ہوئے بیج کی طرح جسے وقت پر پانی کی ضرورت ہے۔ جب بھی آپ کے بچے، دوست یا کوئی بھی دوسرا شخص آپ کی حکمت کی میز پر آئے تو اُسے وہی کچھ کھلائیں جو آپ نے اپنے ذہن کے کھیت میں کاشت کیا ہے۔ آپ کی حکمت اس قدر ذائقے دار اور بھرپور ہوگی کہ لوگ اُسے بٹورنے کے لئے آپ کے پاس آئیں گے اور آپ کی عزت کریں گے۔

میری دُعا ہے کہ مثبت سوچ کا یہ بیج نہ صرف آپ کی اپنی زندگی میں پھل لائے گا بلکہ آپ کے بچوں کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوگا بلکہ اس کے بعد کئی نسلوں میں اس بیج کی تاثیر چلتی جائے گی۔

یسوع کے نام میں! آمین

برادر سموئیل کی کتابیں

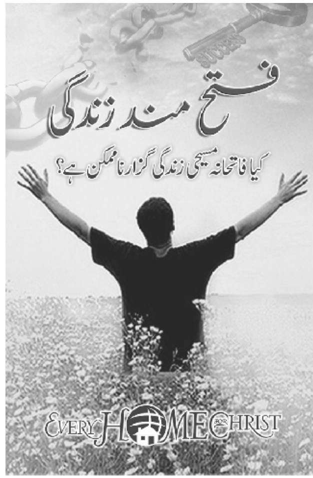

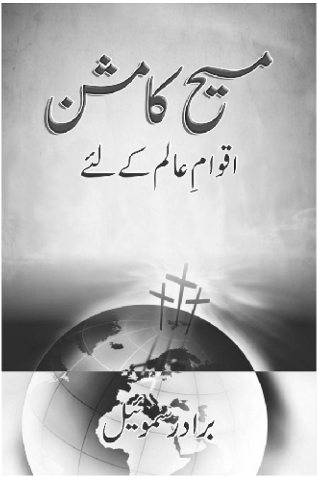

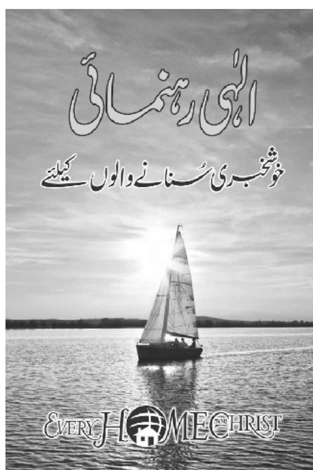

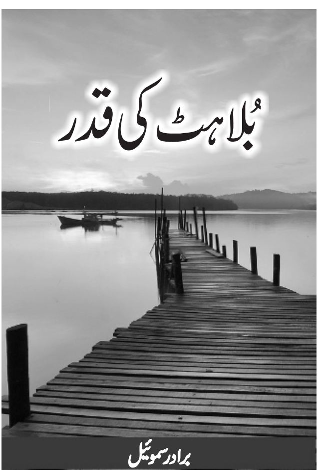

برادر سموئیل کی کتابیں

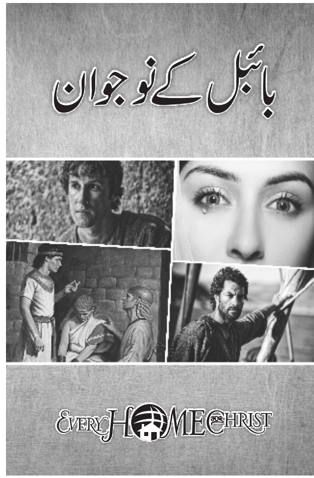

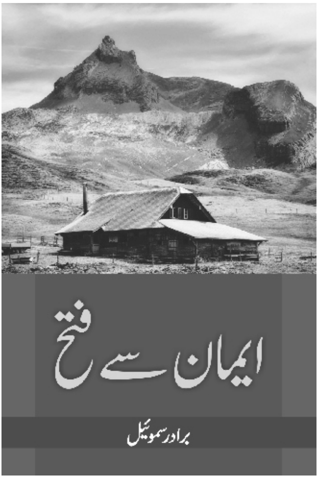

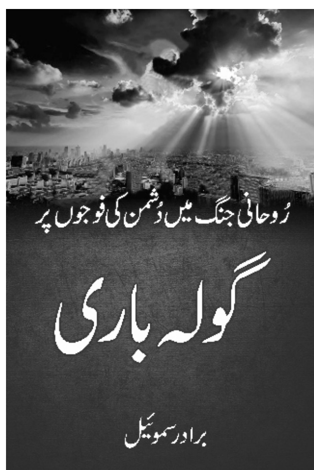

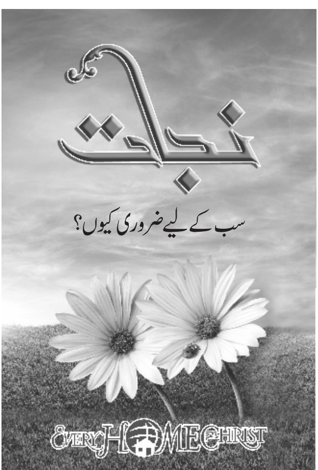

برادر سموئیل کی کتابیں

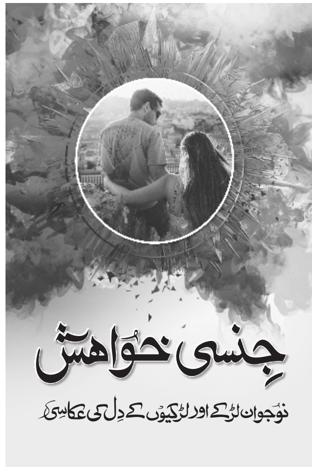

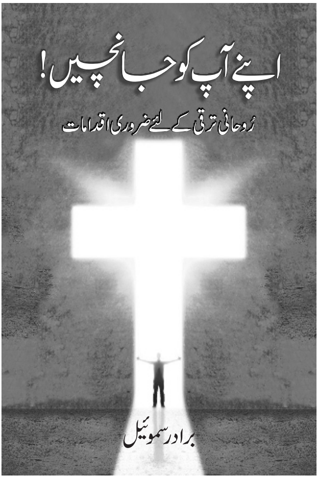

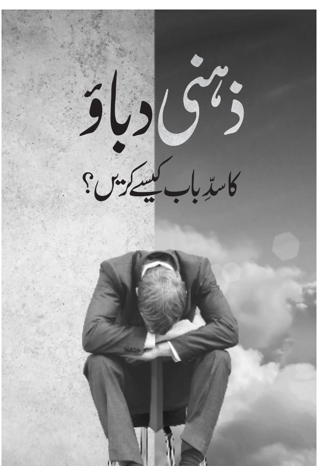

مفت لٹریچر

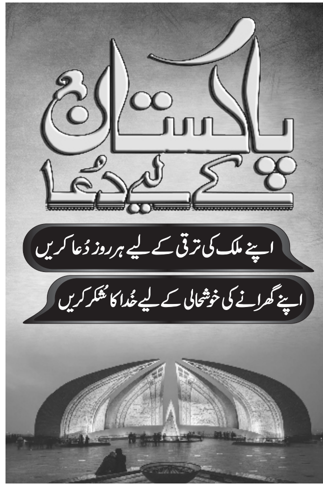
پاکستان کے لیے دُعا
اپنے ملک کی ترقی کے لیے ہر روز دُعا کریں
اپنے گھرانے کی خوشحالی کے لیے خُدا کا شکر کریں

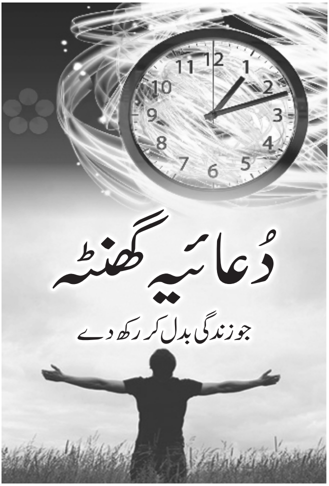
دُعائیہ گھنٹہ
جو زندگی بدل کر رکھ دے

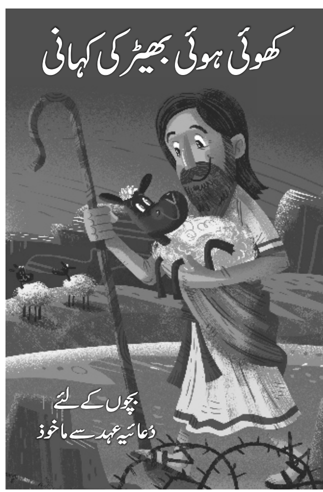
کھوئی ہوئی بھیڑ کی کہانی
بچوں کے لئے
دُعائیہ عہد سے ماخوذ

انجیل کیا ہے؟
۱ خُدا کی محبت
دُنیا سے ایسی محبت رکھی
۲ خُدا کی بخشش
اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا
۳ خُدا کی پیشکش
ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے
یوحنا
۳:۱۶

سوچ اور عمل کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ ہم ایماندار ہوتے ہوئے بھی سوچتے کچھ اور ہیں اور بولتے کچھ اور ہیں۔ جس کے نتیجے میں ہمیں کوئی برکت نہیں ملتی۔ بہت سے لوگوں کے پاس برکت تو ہوتی ہے لیکن وہ اس سے لطف اندوز نہیں ہو پاتے کیونکہ وہ باقی ساری دُنیا تو فتح کر لیتے ہیں لیکن اپنے اندر موجود دُشمن سے ہار جاتے ہیں۔ جیسی سوچ ہوگی ویسا رویہ ہوگا، جیسا رویہ ہوگا ویسا عمل ہوگا۔

مصنف کے بارے میں

آپ ایوری ہوم فار کرائسٹ کے ڈائریکٹر اور اُئیکوس تحریک کے رُوح رواں ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہر دل عزیز مصنّف اور مشنری کی حیثیت سے نوجوان نسل کے لئے خاص بوجھ رکھتے ہیں۔ آپ 22 سے زائد کُتب کے مصنّف ہیں اور اپنے خُداوند یسوع سے عشق کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ آپ متلاشیوں کی رہنمائی، ایمانداروں کی حوصلہ افزائی، صلاح کاری اور لٹریچر کی مفت تقسیم کے ذریعے خُداوند کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ کی کتب ”فتح مند زندگی“ کی دس لاکھ کاپیاں، ”بائبل کے نوجوان“ کی چار لاکھ کاپیاں جبکہ ”جنسی خواہش“ کی دو لاکھ سے زائد کاپیاں تقسیم ہو چکی ہیں۔ آپ ایک مخلص، ملنسار اور رُوح اُلقدس سے معمور خادم ہیں۔ آپ نسلِ نو کے لئے برکت اور خُدا کے جلال کا باعث ہیں۔

EVERYHOME